



سرکاری رپورٹ

اٹھارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ ہجری

| صفحہ نمبر | مندرجات | نمبر شمار |
|-----------|---|-----------|
| ۴ | آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔ | ۱ |
| ۵ | وقفہ سوالات۔ | ۲ |
| ۳۰ | رخصت کی درخواستیں۔ | ۳ |
| ۳۱ | تحریک استحقاق وضاحت۔ | ۴ |
| ۴۶ | سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ | ۵ |
| | ۱۔ بلوچستان اقتناع و لدر کا (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۹ء | |
| | ۲۔ بلوچستان اسپیشل آرٹیکلز (پرائس کنٹرول و اینٹی ہورڈنگ) کا (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۹ء | |
| | ۳۔ بلوچستان قومی رضا کار کا (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۹ء | |
| | ۴۔ پولیس کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۸ء | |
| | ۵۔ بلوچستان ٹریبونلز انکوائری کا (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۹ء | |
| | ۶۔ سرحدی سفاکانہ ظلم و زیادتی کا (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۹ء | |
| | ۷۔ بلوچستان فرنٹیئر کراسنگ کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۹ء | |

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اٹھارھواں اجلاس مورثہ ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ جمادی

الاول ۱۳۲۰ ہجری بروز بدھ ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان

صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
مِحْسَابًا ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ اَلَّا
تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝

ترجمہ - رحمن (اللہ تعالیٰ) ہی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی
(اللہ) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند (طلوع اور غروب ہونے
کے لئے اللہ کے قانون کے مطابق) ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت
سب (اللہ ہی کے آگے) سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں کو اسی نے بلند کیا اور (دنیا میں عدل و
انصاف کے لئے) اسی نے میزان (ترازو) قائم کر دی تاکہ تم تولنے میں گریز نہ کرو انصاف
کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈبڈبی نہ مارو۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب اسپیکر: (وقفہ سوالات) شیخ جعفر خان مندوخیل نے بحیثیت وزیر حج و اوقاف کے سوالات کے جواب دیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر حج و اوقاف): جناب والا یہ محکمہ الگ ہو گیا ہے یہ سوال ہم لوگوں کو کل ملے ہیں اس محکمے نے ادھر کل بھجوائے ہیں محکمہ کی بھی کمزوری رہ گئی ہے انشاء اللہ اس اجلاس میں جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ کو اسمبلی نے یہ سوالات بہت پہلے بھجوائے تھے مگر آپ کی طرف سے جواب نہیں آئے چار مہینے کا وقفہ ہے کافی وقت گزرا ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۶۱۲ دریافت فرمائیں۔
۶۱۲ X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر کوٹہ، حج و اوقاف ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں راداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ، فراہم کردہ گاڑی، رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر کوٹہ، حج و اوقاف: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان سوال نمبر ۶۳۳ دریافت فرمائیں۔

۶۳۳ X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر کوٹہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں //

لداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں پر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی و غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر اسکیم پر پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم پر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ ہر اسکیم پر پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، تاریخ اشتہار، ٹینڈرز بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام پر اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے، اس کا وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم پر پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ، حج و اوقاف: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان سوال نمبر ۶۶۹ دریافت فرمائیں۔

۶۶۹X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بھی گریڈ مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع رہائش تاریخ درخواست، مطلوبہ تعلیمی قابلیت، محکمہ و دیگر کورسز، نیز مقام انٹرویو اور حاکم رانٹروپو کمیٹی کی ریٹارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی

کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، محکمہ و دیگر ترمیمی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انٹرویو حاکم رانٹریو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرت، گریڈ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: میر محمد اسلم گجینی سوال دریافت فرمائیں۔

۷۰۸X میر محمد اسلم گجینی:

کیا وزیر حج و اوقاف ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۷-۱۹۹۶ء تا ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی سطح پر زکوٰۃ کی مد میں گرانٹ کی کل کستد رقم مختص کی گئی ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر حج و اوقاف

صوبائی سطح پر زکوٰۃ کی مد میں کوئی گرانٹ مختص نہیں کی گئی ہے۔ البتہ مرکزی زکوٰۃ کی مد میں برائے سال ۹۷-۱۹۹۶ء تا ۹۹-۱۹۹۸ء موصولہ رقم اور ضلع وار تقسیم کی تفصیل وار فہرست ذیل ہے اس کے علاوہ معزز رکن صوبائی اسمبلی کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مذکورہ رقم آبادی کی تناسب سے ضلع وار مرکزی زکوٰۃ کونسل سے براہ راست اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو بکنہ کو جاری کی جاتی ہے۔ اس رقم میں رد و بدل کا صوبائی سطح پر کسی کو اختیار نہیں۔ فہرست موصولہ رقم از مرکزی زکوٰۃ کونسل تفصیل وار تقسیم۔

| نمبر شمار | نام ضلع | آخری قسط | ۹۷-۱۹۹۶ء | پہلی قسط | دوسری قسط |
|-----------|---------|-------------|----------|-------------|-----------|
| | | ۹۶-۱۹۹۵ء | | ۹۸-۱۹۹۷ء | ۹۸-۱۹۹۷ء |
| ۱ | کوئٹہ | ۳،۲۵۳،۷۳۰/- | - | ۴،۴۹۱،۷۰۰/- | |
| ۲ | پشین | ۱،۷۷۸،۱۲۰/- | - | ۲،۴۳۸،۶۰۰/- | |

| | | | | |
|------------|---|------------|---------------|----|
| ۲,۰۰۸,۱۳۰/ | - | ۱,۳۷۰,۱۸۰/ | قلعہ عبداللہ | ۳ |
| ۱,۳۱۸,۳۵۰/ | - | ۱,۰۱۲,۰۲۰/ | چاغی | ۴ |
| ۲,۷۶۶,۸۱۰/ | - | ۲,۱۵,۲۰۰/ | لورالائی | ۵ |
| ۲,۶۴۷,۶۹۰/ | - | ۱,۸۷۲,۵۲۰/ | ثوب | ۶ |
| ۱,۶۲۹,۵۳۰/ | - | ۱,۱۶۶,۷۰۰/ | قلعہ سیف اللہ | ۷ |
| ۷,۰۶,۱۵۰/ | - | ۵۳۲,۳۰۰/ | بارکھان | ۸ |
| ۱,۰۷۳,۲۸۰/ | - | ۷۷۷,۰۸۰/ | موسیٰ خیل | ۹ |
| ۱,۱۵۹,۳۰۰/ | - | ۸۲۲,۰۸۰/ | سبی | ۱۰ |
| ۳۷۹,۰۰۰/ | - | ۲۹۲,۳۲۰/ | زیارت | ۱۱ |
| ۸۳۸,۹۶۰/ | - | ۶۳۳,۷۲۰/ | کولہو | ۱۲ |
| ۱,۲۲۲,۱۵/ | - | ۸۸۳,۹۰۰۰/ | ڈیرہ گنئی | ۱۳ |
| ۲,۳۶۲,۰۵۰/ | - | ۱,۷۹۳,۵۲۰/ | قلات | ۱۴ |
| ۱,۵۵۲,۳۹۰/ | - | ۱,۱۰۸,۶۳۰/ | مستونگ | ۱۵ |
| ۳,۲۵۲,۲۹۰/ | - | ۳,۳۳۳,۲۰۰/ | خضدار | ۱۶ |
| ۱,۲۹۹,۰۵۰/ | - | ۹۶۳,۱۲۰/ | آواران | ۱۷ |
| ۱,۵۰۷,۲۵۰/ | - | ۱,۰۶۵,۶۳۰/ | خاران | ۱۸ |
| ۲,۳۱۳,۷۲۰/ | - | ۱,۶۲۵,۸۰۰/ | لسبیلہ | ۱۹ |
| ۱,۵۱۹,۸۷۰/ | - | ۱,۰۹۱,۷۳۰/ | نصیر آباد | ۲۰ |
| ۲,۱۲۳,۵۳۰/ | - | ۲,۲۷۱,۷۸۰/ | جعفر آباد | ۲۱ |

| | | | | |
|-------------|---|-------------|---------|----|
| ۲،۷۹۱،۳۵۰/- | - | ۲،۰۰۷،۲۰۰/- | بولان | ۲۲ |
| ۸۰۱،۵۶۰/- | - | ۵۶۸،۱۶۰/- | جھل گسی | ۲۳ |
| ۴،۴۶۶،۹۹۰/- | - | ۳،۲۲۲،۶۰۰/- | تریت | ۲۴ |
| ۱،۸۹۲،۳۱۰/- | - | ۱۳۶۸،۸۲۰/- | ہنچکور | ۲۵ |
| ۱،۳۲۲،۹۷۰/- | - | ۹۵۲،۸۰۰/- | گوار | ۲۶ |

میر محمد اسلم گچکی: جناب والا جب رقم براہ راست اسلام آباد سے آرہے ہیں اور تقسیم ہو رہے ہیں تو یہاں صوبائی زکوٰۃ کا کیا فائدہ ہے یہ کوئی اپنی تجاوز یا رائے نہیں بھیج سکتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا کیا طریقہ کار ہے۔

وزیر حج و اوقاف: جو یہ صوبائی زکوٰۃ کنسل 1997 میں ایک فارمولے کے تحت بنی تھی جب زکوٰۃ لاگو ہوئی تھی اور آبادی کی بنیاد پر ہر ضلع کو دی جاتی ہے اور وہاں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک سے رقم آتی ہے پھر ہمارا محکمہ تعین کرتا ہے کہ کس ضلع کو جاتا ہے فکس فارمولے کے تحت جو پہلے سے مقرر ہے اس میں کسی تبدیلی کا اختیار میری معلومات کے مطابق ہمیں نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے پاس ایک دو دن سے آیا ہے اس کو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ فیڈرل سے فکس آتے ہیں ہماری کوئی تجاوز نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۶۱۶ دریافت فرمائیں۔

۶۱۶X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں راداروں کے بشمول وزیر، کن

کن آفسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفسران اور اہلکاران کے نام و

عہدہ، فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔ نیز

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مال:

مطلوبہ معلومات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

| نمبر شمار | سرکاری گاڑیاں جن آفیسر اہلکار کو فراہم کی گئی | نام بمعہ عہدہ | رجسٹریشن نمبر | تاریخ الاٹمنٹ | اخراجات از یکم جولائی ۹۷ء تا حال (pol) | اخراجات از یکم جولائی ۹۷ء تا حال (مرمت) |
|--------------|---|--|------------------|------------------|--|--|
| ۱ | وزیر مال بلوچستان | علی محمد نونیز کی سابق وزیر مال | QAH-9779 | ۱۰.۸.۱۹۹۶ | ۳۲,۳۶۵/- | ۱۷,۲۹۰/- |
| ۲ | وزیر مال بلوچستان | ایضاً | QAH-9700 | ۱۰.۸.۱۹۹۶ | ۱۲,۸۷۹/- | -- |
| ۳ | وزیر مال بلوچستان | جناب محمد سرور کانگڑ وزیر مال | QAH-9779 | ۱۶.۱.۱۹۹۸ | ۳۳,۲۶۶/- | ۳۰,۶۰۰/- |
| ۴ | وزیر مال بلوچستان | ایضاً | QAG-3836 | ۱۶.۱.۱۹۹۸ | ۱۱,۴۳۵/- | ۲۳,۳۹۰/- |
| ۵ | وزیر مال بلوچستان | ایضاً | CI-1000 | ۱۸.۱۱.۹۸ | ۲۳,۴۰۶/- | ۷,۰۰۰/- |
| ۶ | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | سید محمد حسین شاہ ایثار ڈائریسٹر ممبر | QAF-8088 | ۱۹۹۷ جولائی | ۱۶,۹۲۱/- | ۳۰,۷۶۰/- |

| | | | | | | |
|---------|---------|------------|----------|---|------------------------------|----|
| ۳،۱۷۰/ | ۹،۶۲۳/ | ۱،۷،۱۹۹۷ | QAH-22 | ایضاً گازی ایس ایڈجی اے ڈی کو ایس کیا | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۷ |
| ۳۱،۵۸۰/ | ۳،۳۳۰/ | ۱۶،۵،۱۹۸ | QAH-9700 | نور احمد شاہ سابق سینئر ممبر | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۸ |
| ۳۸،۱۹۳/ | ۵،۶۹۳/ | ۱۹۹۸ مئی | QAF-8088 | ایضاً | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۹ |
| ۱۳،۵۰۰/ | ۱۳،۰۵۲/ | ۱۹۹۸ مئی | QAG1814 | ایضاً s&gad پول گازی | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۱۰ |
| ۱،۲۷۵/ | ۶،۷۸۲/ | ۱۱،۱۱،۱۹۹۸ | QAF-8088 | محمد یوسف پٹھان سابق سینئر ممبر | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۱۱ |
| ۳،۸۰۰/ | ۱۹،۵۶۰/ | ۱۱،۱۱،۱۹۹۸ | QAG-8114 | سابق سینئر ممبر | " | ۱۲ |
| ۱۷،۳۸۵/ | ۲۳،۶۵۰/ | ۱،۷،۱۹۹۷ | QAG-9700 | محمد افضل ممبر | ممبر بورڈ آف ریونیو | ۱۳ |
| ۳،۵۸۰/ | ۱۳،۰۳۵/ | ۱۹۹۸ اگست | QAD-4910 | محمد یوسف پٹھان ممبر | ممبر بورڈ آف ریونیو | ۱۳ |

| | | | | | | |
|---------|---------|-------------|----------|------------------------------|-----------------------------------|----|
| ۱۴،۱۰۰/ | ۳۴،۳۲۵/ | ۱،۷،۱۹۹۷ | QAG-9686 | عبدالرشید لونی ممبر ۱۱ | ممبر ۱۱ بورڈ آف ریونیو | ۱۵ |
| ۱۳،۰۰۰/ | ۲۷،۸۱۴/ | اپریل ۱۹۹۸ | QAH-9449 | ایضاً | " | ۱۶ |
| ۱۱،۴۰۰/ | ۲۱،۹۱۰/ | جولائی ۱۹۹۸ | QAG-9700 | ظاہر کاسی سیکرٹری ایڈمن | سیکرٹری ایڈمن بورڈ آف ریونیو | ۱۷ |
| ۷،۰۳۰/ | ۸،۰۰۰/ | اگست ۱۹۹۸ | QAD-3499 | ملک اکبر حسین ڈائریکٹر | ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز بلوچستان | ۱۸ |
| ۱۷،۶۵۵/ | ۱۰،۶۴۳/ | ۳،۴،۱۹۹۸ | QAF-4274 | محمد شہید سیکریٹری | سیکرٹری پرائونٹل | ۱۹ |
| ۱۲،۷۷۰/ | | ۱۳،۷،۹۸ | QAF-4274 | حیدر علی شوہ | ٹرانسپورٹ اتھارٹی | |
| -- | ۰،۸۰۰/ | ۳۱،۳،۹۹ | QAF-8088 | عبدالکلیم بلوچ سینئر ممبر | سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو | ۲۰ |
| -- | ۶۰۰/ | ۳۱،۳،۹۹ | QAG-1814 | ایضاً | " | ۲۱ |

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال دریافت فرمائیں۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر سکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم پر پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و

غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، تاریخ اشتہار سینڈرز بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کا پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام پر اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم پر اجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔
وزیر مال:

محکمہ مال (بورڈ آف ریونیو) کا سالانہ بجٹ غیر ترقیاتی بجٹ ہے جس سے محکمہ کے ملازمین کے تنخواہیں، سفر خرچ، طبی سہولیات، و دیگر متفرق اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

لہذا سوال ۶۳ کے جزو (الف) (ب) اور (ج) کے جوابات نفی میں تصور کیئے جائیں۔
جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۶۷ کے دریافت فرمائیں۔

۶۷X ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں قائم بندوبست دفاتر (سٹیلینٹ آفس) کی کل تعداد کس قدر ہے اور ان میں تعینات آفیسران تحصیلداران اور نائب تحصیلداران کی تعداد اور ان کی تاریخ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) سال ۹۸-۱۹۹۷ء اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران ضلع لہیلہ سب ڈویژن جب اور ضلع کوئٹہ کی تمام سب ڈویژن میں کن کن افراد کو سرکاری زمین الاٹ کی گئی ان کے نام معہ ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، اور الاٹ شدہ زمین کا کل رقبہ وغیرہ کی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیر مال:

(الف) صوبے میں قائم بندوبست دفاتر کی کل تعداد تین ہے۔ جنکی تفصیل اور تعینات آفیسران کی کوائف درج ذیل ہیں۔

۱۔ کونسل ڈویژن

| نمبر شمار | نام | عہدہ | تعداد | تاریخ تعیناتی |
|--------------|----------------------|-----------------------|-------|---|
| ۱ | مسٹر شبیر احمد شاہ | بندوبست آفیسر کونسل | ۱ | ۱۹۹۹-۷-۲۹ |
| ۲ | مسٹر جمیل احمد | تحصیلدار بندوبست | ۱ | ۱۹۹۸-۸-۱ |
| ۳ | مسٹر خدائے داد | تحصیلدار بندوبست | ۱ | ۱۹۹۹-۷-۱ |
| ۴ | مسٹر امیر جان سالانی | نائب تحصیلدار بندوبست | ۱ | ۱۹۹۴-۵-۸ |
| ۵ | مسٹر ہدایت اللہ | نائب تحصیلدار بندوبست | ۱ | ۱۹۹۴-۱۰-۱۳ |
| ۶ | مسٹر سدو خان | نائب تحصیلدار بندوبست | ۱ | ۱۹۹۸-۴-۱ |
| ۷ | مسٹر مرید شاہ | نائب تحصیلدار بندوبست | | حال ہی میں اسکا تبادلہ بندوبست میں ہوا، اب تک رپورٹ نہیں کی ہے۔ |

۲۔ قلات ڈویژن

| نمبر شمار | نام | عہدہ | تعداد | تاریخ تعیناتی |
|--------------|----------------------|------------------------------------|-------|---------------|
| ۱ | مسٹر عزیز الدین بلوچ | بندوبست آفیسر قلات ڈویژن مستونگ | ۱ | ۱۹۹۸-۱۱-۵ |

| | | | | |
|-----------|---|---|------------------|---|
| ۱-۲-۱۹۹۹ | ۱ | ایکسٹریکٹ بندوبست آفیسر قلات ڈویژن خضدار | مسٹر غلام مصطفیٰ | ۲ |
| ۱۲-۲-۱۹۹۸ | ۱ | تحصیلدار بندوبست سرکل ۴ | مسٹر عبدالستار | ۳ |
| ۲۱-۵-۱۹۹۹ | ۱ | تحصیلدار بندوبست ٹیچ | مسٹر عرض محمد | ۴ |
| ۸-۹-۱۹۹۷ | ۱ | نائب تحصیلدار بندوبست سرکل نمبر ایسی | مسٹر عطاء اللہ | ۵ |
| ۴-۸-۱۹۹۴ | ۱ | نائب تحصیلدار بندوبست سرکل نمبر ایسی | مسٹر اللہ بخش | ۶ |
| ۳۱-۳-۱۹۹۷ | ۱ | نائب تحصیلدار سٹلمنٹ سرکل ۲ بیلہ | مسٹر خان محمد | ۷ |
| ۱۳-۲-۱۹۹۹ | ۱ | نائب تحصیلدار سٹلمنٹ سرکل ۲ بیلہ و ندر | مسٹر حق نواز | ۸ |
| ۸-۲-۱۹۹۹ | ۱ | ایضاً | مسٹر محمد ایوب | ۹ |

۳- مکران ڈویژن

| تاریخ تعیناتی | تعداد | عہدہ | نام | نمبر شمار |
|---------------|-------|-------------------------|-----------------------|-----------|
| ۲۴-۵-۱۹۹۹ | ۱ | بندوبست آفیسر مکران (D) | مسٹر محمد رمضان | ۱ |
| ۲۴-۵-۱۹۹۹ | ۱ | تحصیلدار بندوبست تربت | مسٹر محمد اسلم کاشانی | ۲ |
| ۳۱-۷-۱۹۹۹ | ۱ | تحصیلدار بندوبست تربت | مسٹر منیر احمد | ۳ |

| | | | | |
|------------|---|--|----------------|----|
| ۲۸-۳-۱۹۹۵ | ۱ | نائب تحصیلدار بطور ایکننگ تحصیلدار پنجگور میں کام کر رہا ہے۔ | مسٹر امان اللہ | ۴ |
| ۲۳-۱۱-۱۹۹۷ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر نور احمد | ۵ |
| ۲۵-۳-۱۹۹۸ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر بویر | ۶ |
| ۷-۹-۱۹۹۸ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر شیر محمد | ۷ |
| ۳-۱-۱۹۹۹ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر طارق احمد | ۸ |
| ۱-۷-۱۹۹۹ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر عزیز احمد | ۹ |
| ۱۹-۷-۱۹۹۹ | ۱ | نائب تحصیلدار تربت | مسٹر محمد اکرم | ۱۰ |

(ب) سال ۹۸-۱۹۹۷ء اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران ضلع کبیلہ کے سب ڈویژن میں جن جن افراد کو سرکاری اراضی الاٹ ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حب ڈویژن

| نمبر شمار | نام معدولیت | الاٹ شدہ زمین کا رقبہ | قیمت |
|-----------|---|-----------------------|---------------------------------------|
| ۱ | عبدالصمد ولد غلام مصطفیٰ و دیگر سب تحصیل لیاری | ۱۸-۰-۱۳۱۵ ایکڑ | |
| ۲ | نصیر ولد حسن و دیگر۔ گڈانی سب تحصیل | ۰-۰-۱۲۰۰ ایکڑ | مبلغ ۱۰۰ روپے فی ایکڑ برائے سال ۹۹ |
| ۳ | افتخار احمد و دیگر حب تحصیل | ۱۳-۱-۲۷۵ ایکڑ | مبلغ ۶ روپے فی ایکڑ برائے سال ۹۹ء |

| | | | |
|---|---------------------------------|-----------------------------|---|
| ۳ | طارق عزیز ولد عبدالعزیز دو دیگر | ۳۹-۳-۳۶ ایکڑ | ۱۰۰ روپے ایکڑ برائے سال ۹۹ |
| ۵ | علی ولد علوسونمیاہی | ۲۰-۱-۲۰ ایکڑ | دو بارہ بحال |
| ۶ | عبداللہ ولد آچہ سونمیاہی حب | ۳۸-۳-۱۹ ایکڑ | (do) |
| ۷ | مولوی عبدالحق ولد شاہ دوست حب | پانچ ہزار چار سو مربع فٹ | ۱۰۰ روپے فی ایکڑ برائے سال ۹۹ قیمت کی تاقیناتی کی وجہ سے ابھی اراضی ان کے نام منتقل نہیں ہوا ہے |

کوئٹہ

| نمبر شمار | نام معد ولدیت | الاٹ شدہ زمین کا رقبہ | قیمت |
|-----------|--|-----------------------|-------------------|
| ۱ | ڈاکٹر محمد انور ولد محمد مراد خان کوئٹہ | ۱۵۰ ایکڑ | ۳۰۰ روپے فی ایکڑ |
| ۲ | عبدالرشید ولد عبدالغفار کوئٹہ | ۲ ایکڑ | ۵ روپے فی مربع فٹ |
| ۳ | اللہ بخش ولد غلام حسین کوئٹہ | ۱۵ ایکڑ | ۶ روپے فی مربع فٹ |
| ۴ | حاجی جلال الدین ولد کرم خان، بسم اللہ ولد عبداللہ، محمد عیسیٰ ولد فیض محمد، حمید اللہ، زین اللہ، رحمت اللہ | ۱۴ ایکڑ | ۵ روپے فی مربع فٹ |
| ۵ | حاجی محمد رؤف ولد محمد عمر دین محمد ولد آغا علی احمد | ۴ ایکڑ | ۵ روپے فی مربع فٹ |
| ۶ | حاجی اللہ نور ولد اللہ وسایا، کوئٹہ | ۲ ایکڑ دو روڈ | بغیر رقم کی بحالی |

| | | | |
|--------------------|-------------------------|--|----|
| بحالی فیصلہ عدالت | ۳-۳-۱۱۳ یکڑ | حاجی عبدالرحیم ولد حاجی گل محمد | ۷ |
| بغیر رقم کی بحالی | ۲ ایکڑ | مسماۃ شہناز اختر زوجہ شفیق کونہ | ۸ |
| --- | ۱۰-۱۸ ایکڑ | مسماۃ معصومہ بی بی، دختر آغا ظہور احمد کونہ | ۹ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | جیل احمد ولد محمد شاہ، کونہ | ۱۰ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۵۰۰۰-۱۵ مربع فٹ | داؤد شاہ ولد علی محمد کاکڑ | ۱۱ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۵۰۰۰-۱۵ مربع فٹ | گوہرا عجاز ولد عبدالمالک خان | ۱۲ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | عبداللہ ولد عبدالرشید کاکڑ کونہ | ۱۳ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | محمد حسین ولد محمد ابراہیم کونہ | ۱۳ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | مدو خان ولد وکیل حسین کونہ | ۱۵ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | محمد خان ولد خان محمد کونہ | ۱۶ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۰۰۰۰-۱۰ مربع فٹ | سعید احمد ولد مولانا بخش بلوچ کونہ | ۱۷ |
| ۲۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۵۰۰۰-۱۵ مربع فٹ | جاوید اختر | ۱۸ |
| ۱۰ روپے فی مربع فٹ | ۲۰۰۰۰-۲۰ مربع فٹ | عبداللہ ولد داؤد مینگل | ۱۹ |
| ۱۲ روپے فی مربع فٹ | پر۔ روڈ۔ ۱ ایکڑ ۱۰-۱ | حافظ حسین احمد شرووی | ۲۰ |
| ۵۰ روپے فی مربع فٹ | ۱۱۰۰۰-۱۱ مربع فٹ | فتح علی عمرانی | ۲۱ |
| ۶ روپے فی مربع فٹ | ۲ ایکڑ | شیر محمد ولد عبدالقیوم کونہ | ۲۲ |

| | | | |
|----|--|----------------|--------------------|
| ۲۳ | فقیر محمد ولد دوست محمد، عبدالحمید ولد نور محمد کوئٹہ | ۱۲-۲-۱۳ ر ایکڑ | ۱۰ روپے فی مربع فٹ |
| ۲۴ | مصطفیٰ کمال، سردار اورنگ زیب، جہانزیب | ۰-۰-۵ ر ایکڑ | ۵ روپے فی مربع فٹ |
| ۲۵ | فیض اللہ کوئٹہ | ۱۵۴۰۰ مربع فٹ | ۲ روپے فی مربع فٹ |

سوال نمبر ۶ کے کوپڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب والا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کچھ تحصیل دار 1994 سے اب تک اسی پوسٹ پر موجود ہیں تا حال اس کی کوئی خاص وجہ ہے اس میں مسٹر اللہ بخش نائب تحصیل دار سرکل ایک کا سہی کا۔

وزیر حج و اوقاف: وہ ایک اہل آدمی ہوگا۔

ڈاکٹر تارا چند: دوسرا سوال یہ ہے کہ جناب حب ڈویژن میں زمین الاٹ کی گئی ہے عبدالصمد ولد غلام مصطفیٰ اور دیگر یہ ہے مبلغ سو روپے فی ایکڑ تو اس کی کوئی خاص وجہ یہ اتنی کم رقم رکھی گئی ہے۔

وزیر حج و اوقاف: جناب والا یہ لینڈ پالیسی الاٹ منٹ کے تحت الاٹ ہوئی ہے اور اس کے تحت ڈی سی فکس کرتا ہے اور کمشنر اس کو ویری فائی verify کرتا ہے لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کلکٹر فکس کرتا ہے تو میں نے خود ان سے سوال کیا تھا کہ اتنا سستا زمین اب چاند پر بھی نہیں ملے گا اس وقت آگے بھی جو ریٹس ہیں کل میں ٹیک پوچھا کہ ڈی سی اس کو فکس کرتا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: کوئی خاص وجہ ہے جب اتنی رقم سے چاند پر بھی زمین نہیں مل سکتی ہے تو یہاں پر انسانوں کی زمین پر یہ ریٹ فکس کیا گیا ہے خاص وجہ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا سوال بجا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کے رولز نہیں ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر): یہ روز کلکٹر فکس کرتا ہے میں نے خود سوال کیا تھا کہ سو ایکڑ زمین اور اس پر خرچہ بھی یہ نہیں ملے گا۔ اس طرح جو آگے ریٹ ہیں ان کے متعلق میں پوچھ رہا تھا یہ کیوں کم ہیں کہا ڈی سی وغیرہ اس کے لئے ریٹ فکس کرتے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: یہ کوئی خاص وجہ ہے کہ جب منسٹر صاحب خود فرما رہے ہیں کہ اتنی کم رقم میں چاند پر بھی زمین نہیں مل سکتی تو یہاں پر انسانوں کو مل رہی ہے اور یہ کم ریٹ فکس کیا گیا کیا وجہ ہے؟
جناب اسپیکر: آپ کا سوال بجائے کہ ریٹ میں کیوں disparity ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: اس میں ہمیں تو حکومت کی وجہ سے ریٹ فکس کرنے میں کوئی بددینی نظر آتی ہے جناب اسپیکر: ریٹ فکس کرنے کا آلہ کیا ہے طریقہ کیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر): کلکٹر ریٹ فکس کرتا ہے سہی ریٹ مقرر کرتا ہے حکومت نے کوئی زمین فروخت کرنی ہو یا الاٹ کرنی ہو۔ اسکی صوابدید پر ہے بہر حال میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ سو روپے ایکڑ یا چھ سو روپے ایکڑ میں اس کی ڈیٹیل انکوائری کروا کر کہیں اس میں کوئی گھپلاؤ تو نہیں ہے۔
ڈاکٹر تارا چند: جناب یہی کوئی ہندوستان کی زمین تو نہیں ہے کہیں دشمن کی زمین تو نہیں ہے مفت میں دے دے یہ تو اپنی سرزمین ہے پیارے پاکستان کی کم از کم یہاں ایسا ظلم نہیں ہونا چاہیے۔
جناب اسپیکر: وہ تو ہندوستان کی بڑی ہنگامی زمین ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: وہ تو مفت میں ہوگی مال غنیمت سمجھ کر دیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر): اس کی پوری ڈیٹیل محکمہ سے منگالیتے ہیں میں حقیقت میں اس سے مطمئن نہیں تھا جب میں نے پہلے اس کے ریٹ دیکھے جب ریٹ فکس ہوئے جس لیول پر ہوئے پورے ڈیٹیل منگا کر آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر صفحہ نمبر بائیس پر دیکھا جائے جس شخص کو پچاس ایکڑ کوئٹہ میں الاٹ کی گئی ہے چار سو روپے فی ایکڑ حالانکہ میرے خیال میں چار سو روپے فی فٹ کو کوئٹہ میں آپ

کو نہیں ملے گا یہ چار سو روپے فی ایکڑ یہاں پر دی گئی ہے دوسری صفحہ تینس پر دیکھا جائے بغیر رقم کے کچھ ایسے ایٹم ہیں بغیر رقم کے دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر): بالکل ایسے ہیں جیسا کہ میں ریٹ کا کہا کہ جیسے چار سو روپے فی ایکڑ ہے یا سو روپے ایکڑ ہے اس کے متعلق میں نے اگر کیا اگرچہ ڈیپارٹمنٹ اس سے ایگری ہوتا ہے یہ میں کہہ سکتا ہوں لیز پر دی جاسکتی ہے جیسا کہ میں نے کہا چار سو روپے فی ایکڑ مجھے سمجھ نہیں آتا یہ اب کی نہیں ہے یہ پرانی دی گئی ہے میرے خیال میں اس وقت یہ بحالی کی مد میں آتی ہے اور یہ دوسرے جو بغیر قیمت کے اس کی رقم پہلے جمع ہوگئی۔

سر دار محمد اختر مینگل: اس کے متعلق میں پہلے گزارش کروں آپ سمجھتے ہیں کہ جب اس میں کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں تو کیوں نہ یہ جو الاٹمنٹ ہوئی ہیں اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے وہاں اس کی چھان بین ہو۔ کہ آیا اس میں کوتاہیاں ہوئی ہیں جب ڈیپارٹمنٹ کو کہیں گے یا کنسٹریکٹڈ سی کو کہیں گے وہ تو نہیں کہے گا کہ میں نے ناجائز کیا ہے وہ تو کہے گا میں نے جائز کیا ہے اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب اسپیکر: چونکہ آپ کا بڑا اوزنی سوال ہے اور ڈاکٹر تارا چند کا بھی تھا اور وزیر صاحب کا بھی تھا اس سوال کو دفر کرتے ہیں اور اس سیشن میں ہم چاہتے ہیں کہ اس کا مفصل جواب آجائے۔ جس سے ہاؤس کی تسلی کر داسکتے تو اس کو میں دفر کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر): میں اس کا اس طرح کرتا ہوں کہ میں محکمہ سے ڈیٹیل پیش کر دیتا ہوں رول کے مطابق ہوا ہے یا نہیں۔ رول کے مطابق ہم اس کو بعد میں منشا دیں گے۔ میں خود بھی مطمئن نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال ڈلیفر ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر سات سو تالیس سردار مست رام سنگھ دریافت فرمائیں۔

۴۳۳ X سردارست رام سنگھ:

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ متعلقہ نے کہاں کہاں کتنی نئی اسکیمیں شروع کی ہیں۔ تفصیل دی
جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر سات سو تالیس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے
دریافت فرمائیں۔

سردارست رام سنگھ: جناب اس پر ضمنی سوال تو بہت ہیں کوئی جواب دینے والا ہو۔
جعفر خان مندوخیل (وزیر): جناب اس کے متعلق جواب نہیں ہے متعلقہ وزیر نہیں ہے اگر
اس کو ذفر کر دیں امیر زمان صاحب کے پاس بھی جوابوں کا پلندہ نہیں ہے اگر ہو تو وہ جواب دے۔
جناب اسپیکر: ذفر کرنا کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔

سردارست رام سنگھ: جناب پہلا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اسکیم اریکیشن کی بنائی ہیں وہ چند
ضلعوں میں دی گئی ہیں باقی اضلاع کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ جیسا ڈیرہ بگٹی ہے باقی
اضلاع ہیں۔ تو صرف ڈیرہ مراد جمالی میں کروڑوں روپے کی اسکیمیں دی گئی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟
جناب اسپیکر: فرما رہے ہیں کہ پرائیویٹ کیا ہے کہ

مولانا امیر زمان خان سینئر منسٹر: جناب اسپیکر گزارش ایسا نہیں کہ پورے اضلاع کو نظر
انداز کیا گیا ہے جیسا کہ انہوں نے ڈیرہ بگٹی کے حوالے سے بات کی یہ وہاں پر ہے۔

میر محمد عاصم کرد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب پہلے آپ نے کئی دفعہ رولنگ دی ہے کہ کنسرٹڈ منسٹر
نہیں آئے اور جواب دے مگر آپ نے جو رولنگ دی ہے وہ کوئی ماننا نہیں ہے۔ جب سوالوں کا وقت
آتا ہے کوئی منسٹر نہیں ہوتا ہے مولانا امیر زمان کس کس کا جواب دے سکتا ہے۔

جو پیسے زمینداروں کی طرف سے ہوتے ہیں پھر اس میں کچھ اس طرح ہے کچھ ایم پی اے صاحبان نے جو پیسے زمینداروں کی طرف سے ہوتے ہیں وہ جمع کئے ہیں تو لہذا کوئی ضلع میں اسکیم کاریزات کے حوالے سے اضافہ ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اضافہ ہوگا لیکن باقی تمام اضلاع کو یکساں رکھا گیا ہے اس طرح نہیں ہے۔

سردار ستر رام سنگھ: اس میں تو ڈیرہ مراد جمالی ہے کوئی اور تو نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: اگر کوئی اس طرح سے اب بھی ہے اب تجویز دے سکتے ہیں جہاں تک آپ نے کہا صرف ڈیرہ مراد جمالی ہے آپ کی بات درست نہیں ہے۔ سب میں ہے دو اسکیم پشین میں تین ہے بولان میں چار اسکیم ہے چار پانچ چاغی میں ہے آپ ذرا اس کو پڑھیں جو اب کو مکمل پڑھیں میں یہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ حقیقت سچ ہے زیارت میں سات ہے اس طرح سے ہر ضلع میں باقاعدہ ہیں میرا کہنے کا یہ مقصد ہے کوئی ایسا ضلع نہیں ہے کہ چھوڑ دیا ہے اگر اب بھی کوئی ایسا ضلع ہے جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے وہ بتادیں دیکھ لیں گے۔

سردار ستر رام سنگھ: جناب اسپیکر بولان میں ایک اسکیم ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: یہ جو آپ کے ڈیپارٹمنٹ یا اسمبلی کی طرف سے جواب دیا گیا ہے اس میں بولان کچھ لورالائی اور پشین کی ہے اگر آپ وہ ہمیں لسٹ دے دیں کہ کن کن علاقوں کو کن کن زمینداروں کی دی گئی ہے اور جن اضلاع کا آپ نے ذکر کیا ہوا ہے وہ اس میں موجود ہی نہیں ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: سردار صاحب اگر آپ جو اسکیموں کی لسٹ دی گئی ہے ایک سے

شمار کریں اور پڑھیں تو یہ سارے اضلاع میں ہے۔ آپ اس کو تو پڑھیں سہی۔

سردار ستر رام سنگھ: ہم نے پڑھا ہے اس میں ایک ہی اسکیم ہے بولان میں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جواب تو پڑھیں یہ سارا پلندہ جو پڑا ہوا ہے۔

سردار ستر رام سنگھ: پڑھ کر ہی تو ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: انہوں نے مطالعہ کر لیا ہے وہ کہہ رہے ہیں اس لئے سوال کر رہا ہوں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جناب اسپیکر میں اسی جواب سے اس کو تیار ہا ہوں کہ یہ اسکیمات ہے اور وہ جو بات کر رہے ہیں لورالائی کچھ تربت۔ یہ میرے سامنے ہے اس میں پھر کچھ قلعہ عبد اللہ پشین اس جواب میں ہے اس میں بولان ہے لورالائی ہے ڈیرہ مراد جمالی ہے۔

سردار ست رام سنگھ: بولان کی ایک ہے ڈیرہ مراد جمالی کی نو دس اسکیمیں ہیں بولان ایک ہے۔ اس کے لئے کیا کرائیو یا ہے۔

میر محمد عاصم کردگیلو: بولان کی ایک ہے پڑھ کر بتائیں۔ کون سے ہیں کہاں کہاں پر ہیں لوکیشن ہمیں بتادیں اس لئے جناب اسپیکر ہم کہتے ہیں کنسرٹڈ منسٹر ہوتا وہ صحیح ہے اس کو معلومات ہیں مولانا صاحب کو پتہ نہیں ہے ادھر سے پوچھتے ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: اس میں سب ڈویژن ہے نصیر آباد ڈویژن ہے اور کئی ہیں۔ اس صفحہ پر ایک ہے چار کا معلوم کر کے بتا دوں گا۔

جناب اسپیکر: کیونکہ اس سوال کے جوابات صحیح نہیں آرہے ہیں مجبور ہو کر اس سوال کو ڈفر کرتا ہوں۔ (سوال مؤخر کیا گیا)

جناب اسپیکر: پرنس موسی جان سوال نمبر ۵۸ء دریافت فرمائیں۔

۵۸X پرنس موسی جان:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جنوری ۹۸ء سے ۳۰ جون ۱۹۹۹ء تک کوئٹہ کانوں میں کل کتنے حادثات رونما ہوئے اور ان حادثات میں کل کتنے کان کن جاں بحق ہوئے۔ جان بحق کانکنوں کی مکمل کوائف، جائے حادثہ، تاریخ حادثہ اور ان حادثات کی مکمل تحقیقاتی رپورٹ، نیز حادثات / اموات کی شرح کی بھی تفصیل دی جائے

(ب) انسپیکٹوریٹ آف مائنرز کی گذشتہ تین سالوں سے سالانہ اخراجات کی تفصیل دی جائے۔ نیز انسپیکٹوریٹ آف مائنرز میں تعینات انسپکٹروں کی تعداد بھی بتلائی جائے۔

وزیر محنت و افرادی قوت: یکم جنوری ۱۹۹۸ء تا دسمبر ۱۹۹۸ء کوئٹہ کانوں میں ۶۱ حادثات رونما

ہوئے۔ اور ان حادثات میں ۷۹ کان کن جاں بحق ہوئے۔ اور شرح اموات ۲۰۳۰ فی صد رہی۔ نیز یکم جنوری ۱۹۹۹ء تا جون ۱۹۹۹ء کو نکلے کی کانوں میں ۲۰ حادثات رونما ہوئے اور ان حادثات میں ۳۰ کاکن جاں بحق ہوئے اور اموات کی شرح ۶۲ء فی صد رہی۔

جاں بحق ہونے والوں کی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب والا کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ یہ جو مائنرز میں حادثات ہوئے ہیں کیا حکمہ نے کوئی انکوائری کی ہے۔

میر فائق علی جمالی (وزیر محنت): جناب عرض یہ ہے کہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ انکوائری ہوئی ہے مگر یہاں کے مائن کانیں اتنا حد تک گہری چلی گئی ہیں اس کا پتہ نہیں ہے کہ یہ کس حد تک ہوئی چاہئیں کام روکنے کے باوجود بھی مائن اوزر کام نہیں بند کرتے ہماری کئی وارننگ دینے کے باوجود بھی اسی سے یہ حادثات رونما ہوتے ہیں اور ہم لوگ عدالت میں چالان بھیج دیتے ہیں عدالت کا کام ہے فیصلہ کرنا اور ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہوتی ہے اس کے بعد چالان عدالت میں بھیج دیتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے محلے کو اختیار نہیں کہ جو مائن اوزر رول کے خلاف ورزی کرتا ہے اس کے لائسنس منسوخ کرنے کا اختیار کیا صوبائی حکومت کو نہیں ہے لیڈ کو کینس کرے اگر ہے تو ایسے لوگوں کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

وزیر محنت: جناب بالکل ہم نے کینسل کرتے ہیں بالکل کینسل ہوتے ہیں پھر کورٹس کے ذریعے فیصلے ہوتے ہیں اس پر ٹریبل درآمد کرنا پڑتا ہے۔

پرنس موسی جان: جناب ایک اور ضمنی سوال ہے کہ انسپکٹر نو ریٹ آف مائننگ نے یہاں دیا ہے کہ ایک کروڑ ستائیس لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

وزیر محنت: جناب یہ پورے ڈائریکٹریٹ دفتر کا خرچہ ہوتا ہے گاڑیوں کے تیل خرچے تنخواہیں وغیرہ یہ پورے ڈائریکٹریٹ کا خرچہ ہوتا ہے۔

پرنس موسی جان: جناب اس پر بہت ضمنی سوال ہیں ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنے لوگ جو ایک سال

میں مرے ہیں اس کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں کہ آئندہ ایسے حادثات پیش نہیں آئیں گے۔ آپ دیکھیں کتنے لوگ مرے ہیں یہ پلندہ پڑا ہوا ہے یہ سب مرے ہیں۔ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا اقدامات کئے ہیں کیا آئندہ ایسے حادثات نہیں ہونگے۔

میر فائق علی جمالی (وزیر محنت افرادی قوت): جناب میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا ہے کون کب مرے گا کہاں مرے گا کسی کے فوت ہونے کا تعین تو اللہ ہی جانتا ہے نہ میں جانتا ہوں۔

پرنس موسیٰ جان: جمالی صاحب میں یہ آپ سے بہتر جانتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ میں یہ عرض کروں گا اللہ تو سب چیز کا مالک ہے وہ کسی کو کدھر اور کسی کو کدھر مار دیتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ اقدام کریں آپ کے ساتھ حکومت ہے پیسے آپ گاڑیوں میں پھرتے ہیں آپ عیش نوش کرتے ہیں اس کے لئے آپ کے پاس بہت کچھ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ نصیحت نہ کریں۔

پرنس موسیٰ جان: آپ کب سے اس کے استاد بن گئے ہیں وہ اپنی سن کالج میں پڑھے ہیں جواب دے سکتے ہیں۔ آپ سے بہتر جواب دے سکتے ہیں میں بسم اللہ صاحب کو کہہ رہا ہوں۔

میر فائق علی جمالی (وزیر محنت افرادی قوت): جناب اسپیکر اس سال جو وفاقی حکومت کے تعاون سے مائین انٹرنٹ لئے گئے ہیں جس میں وارنٹس کیونٹیکشن سسٹم۔ مائن سیلفی سسٹم وغیرہ اس میں شامل ہیں آج سے چھ ماہ قبل لئے گئے۔

پرنس موسیٰ جان: کب لئے ہیں۔

میر فائق علی جمالی (وزیر محنت افرادی قوت): آج سے چھ ماہ قبل لئے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: جو لوگ اس میں مرے ہیں اس میں آخری پلندہ کے مطابق ستمبر میں لوگ مرے ہیں۔

میر فائق علی جمالی (وزیر محنت افرادی قوت): جناب اسپیکر جو مائن اونرز روز تو اعد

قاعدے کے مطابق کام نہیں کرتے ہیں ان کو چالان کر کے ہم عدالت میں بھیج دیتے ہیں سزا دینا عدالت کا کام ہوتا ہے۔

۶۲X پرنس موسیٰ جان:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ورکرز ویلفیئر فنڈ سے مائین سیفٹی کے متعلق مختلف آلات خریدے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان آلات کی خریداری میں کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کیا ان آلات کی خریداری کے لئے ٹینڈر کئے گئے ہیں۔ اگر ہاں تو کن کن اخبارات میں ٹینڈر مشہر ہوئے ہیں نیز کیا اس سلسلے میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کو اعتماد میں لیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ روئیداد (Minutes) کی نقول فراہم فرمائیں۔

وزیر محنت و افرادی قوت:

(الف) جواب اثبات میں ہے۔

(ب) یہ آلات متعلقہ قواعد و ضوابط کے تحت خریدے گئے ہیں۔ ان آلات کی خریداری میں قومی سطح پر ٹینڈر ماہ جنوری میں طلب کئے گئے تھے۔ ٹینڈر روزنامہ ”ڈان کراچی“ روزنامہ ”خبریں“ لاہور اور روزنامہ ”نوائے وقت“ لاہور میں مشہر ہوئے تھے۔ اس خریداری کے سلسلے میں ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ کی باقاعدہ منظوری لی گئی تھی۔ متعلقہ روئیداد کی نقول آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اس کے ٹینڈر جو دیئے گئے ڈان کراچی روزنامہ خبریں لاہور اور روزنامہ نوائے وقت لاہور یہ تمام لاہور کے اخباروں میں اشتہار دیا گیا ہے کیا ہمارے صوبے میں کوئی اخبار نہیں ہے جس میں اشتہار دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ جس کمپنی کو یہ ٹینڈر دیا گیا ہے

اس کمپنی کا نام اور اس علاقے سے اس کا تعلق ہے وہ بتائیں گے جناب لاہور کے اخباروں میں اشتہار دیا گیا ہے مقامی کمپنی محروم رہ گئی ہیں باہر کے اخبار کون پڑھتا ہے کیا یہ زیادتی نہیں ہے۔

وزیر محنت: جناب لاہور کے اخباروں کے علاوہ کوئٹہ کے اخبار جنگ میں دیا گیا ہے اس میں ذکر نہیں ہے معافی چاہتا ہوں پرنٹنگ کی غلطی ہے اگر کمپنی لاہور کی ہے کراچی کی ہے برنس کراچی ہے ایک اور کمپنی وہ کراچی کی ہے ٹریڈرز انٹرنیشنل لاہور کی کمپنی ہے۔

جناب والا اس کے علاوہ ہماری جو فنڈنگ ہوتی ہے وہ وفاقی حکومت سے اسلام آباد سے ہوتی ہے ان کے احکامات ہوتے ہیں انٹرنیشنل لیول پر اخبار میں اشتہار دینے ہوتے ہیں ہم ان کی ہدایات کی پابندی کرتے ہیں اوپن ٹینڈر ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ باہر کے اخباروں میں شاید اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں وہ مائن کے اوزار ملتے ہوں۔

سر دار محمد اختر مینگل: جناب یہاں کے اخباروں میں نہیں دیا اور ٹھیکہ بھی پنجاب کی کمپنیوں کو دیا ہے۔

وزیر محنت: جناب آپ کو پتہ نہیں ہے پنجاب میں یہاں سے زیادہ مائن ہیں چکوال میں جا کر دیکھیں۔

جناب اسپیکر: سر دارست رام سنگھ سوال دریافت فرمائیں۔

۶۰X سر دارست رام سنگھ:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۶ ماہ پیشتر لیبر کالونیوں میں رہائشی مکانوں کی الاٹمنٹ کے لئے محکمہ ہذا نے مبلغ دس ہزار روپے فی درخواست پیشگی ادائیگی کی شرائط کے تحت درخواستیں طلب کی تھیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک درخواست دہندگان کے نام مکانات الاٹ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں نیز درخواست دہندگان کے نام تعداد اور جائے رہائش کی تفصیل بھی

دی جائے۔

وزیر محنت و افرادی قوت:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سردار مست رام سنگھ: جناب میرا سوال یہ ہے کہ اتنا گزر چکا ہے اب تک الاٹمنٹ آرڈر کیوں نہیں دیئے گئے ہیں اور سری کو تین مہینے ہو گئے ہیں۔

وزیر محنت: جناب کو آرڈر مکمل ہو چکے ہیں صرف پانی اور گیس کا کنکشن نہیں ہے جوں ہی مکمل ہونگے قریب اندازی کے ذریعے دے دیئے جائیں گے۔

سردار مست رام سنگھ: جناب گزشتہ اجلاس میں میرے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق سوالات تھے اور بسم اللہ کا کڑ کے محکمے کے متعلق اس کے جواب کب آئیں گے۔

جناب اسپیکر: نوٹ کر لیا ہے دیکھ لیں گے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی: سردار اسرار اللہ زہری وزیر بلدیات نے اطلاع دی ہے کہ کونڈ سے باہر گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور کی گئی۔

سیکریٹری اسمبلی: سردار میر چا کر خان ڈوکی ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر رواں اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور کی گئی۔

سیکریٹری اسمبلی: حاجی علی محمد تیزئی ایم پی اے نے بوجہ علالت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مولوی نصیب اللہ ڈپٹی اسپیکر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بوجہ تاسازی طبیعت آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور کی گئی۔

(تحریک استحقاق پر وضاحت)

جناب اسپیکر: اس دن معزز رکن محمد سرور خان کا کڑے تحریک استحقاق پیش کر دی تھی آج میں ان کو فلور دیتا ہوں وہ تقریر فرمائیں۔

ملک سرور خان کا کڑے: جناب اسپیکر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے تحریک استحقاق کی وضاحت کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں اس وقت اس معزز ایوان میں اپنی جس تحریک کی وضاحت کر رہا ہوں وہ پارلیمانی تاریخ کی ایک منفرد تحریک استحقاق ہے اس تحریک میں میں نے اپنی پارٹی کے سینئر رکن میاں اظہر کے متعلق اظہار خیال سے اتفاق کیا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کیا ایک جمہوری سیٹ اپ میں جمہوریت کو مضبوط کرنے کے تقاضوں کی حمایت کرنا اگر جرم ہے تو پارلیمنٹ اور ایسے اداروں کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے جس کا بنیاد کام آئین کے تابع پارلیمانی جمہوریت کو مضبوط کرنا ہے۔ جناب اسپیکر اگر وزیر اعظم کا خیال ہے کہ یہ عوام کے ملے ہوئے مینڈیٹ کا اپوزیشن احترام کرے تو ان پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کی جانب سے جو ہمیں مینڈیٹ ملا ہے اس کا بھی احترام کیا جانا چاہیے کیونکہ باہمی تعاون سے ہی کام چلے گا لیکن اگر ہمارے عوام کے مینڈیٹ کا احترام نہیں کیا جاتا تو اس کے نتائج جمہوریت کے اچھے نہیں نکلیں گے جناب اسپیکر اگر تاریخ کے اوراق کا جائزہ لیا جائے تو قومی اسمبلی کے خاتمے کے لئے اگر کسی ایسی قوت کا انتخاب ہو جائے جو عوام سے منتخب ہوئی ہو تو پھر۔

مسٹر سعید ہاشمی: جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا یہ تحریک استحقاق بحث کیلئے منظور ہو گیا ہے یا ایڈمیٹس پلز پر کیا بات ہو رہی ہے، صرف ایڈمیٹس پلز پر بات کریں خان صاحب تو لاء منسٹر ہیں آپ اگر پر پونج بنتا ہے تو اس پر بات کریں۔ (مدخلت)

کی روح ہے اور یہاں جمہوریت کو پامال کیا گیا ہے اور جہاں جمہوری روح کو پامال کیا جائے وہاں پارلیمانی فضا میں یہ میرا استحقاق بنتا ہے اور یہ میرا استحقاق مجروح ہوتا ہے جناب اسپیکر میں اس بات پر خوفزدہ ہوں کہ میری قیادت اس صوبے میں جمہوری عمل کے خاتمے کا باعث نہ بن جائے مجھے خدشہ ہے کہ مجھے جو الگ رکھنے کا جو کھیل کھیلایا گیا ہے اس کے ذریعے صوبے میں عدم استحکام کی ایسی فضا پیدا ہو سکتی ہے کہ اس اسمبلی کا مستقبل بھی غیر یقینی بن سکتا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ میری استحقاق پر توجہ دینا ضروری ہے۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں ایک سوچی سمجھی اسکیم پر عمل کیا جا رہا ہے اور اس سے اسمبلی پر تالے لگانے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے اس لئے میرا استحقاق مجروح نہیں ہوا بلکہ اس ایوان میں موجود تمام اراکین کے خلاف ان کے استحقاق کو بھی مجروح کرنے کے مترادف ہے میں پارٹی کے ڈپلین مشور کا پابند ہوں اور میں میاں نواز شریف پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔ تحسین آفرین۔

جناب اسپیکر: ہاشمی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھٹیران: پرنس صاحب آپ ہمارے ساتھ جو بولیں۔ لیکن نواز شریف ہمارا لیڈر ہے ہمارا قائد ہے پرسنل ایک غلط ہے۔ کسی کی ذات پر ایک نہ کیا جائے جناب بات یہ ہے اگر آپ کی روایت یہ ہے اور آپ کی رونگ ہے کہ کوئی پڑھی ہوئی اسٹینٹ نہیں پڑھ سکتا ہے ہمارا ساتھی ہے بے فکر ہیں کدھر نہیں جائے گا تو آپ یہ روایت قائم کر رہے ہیں اگر زبردستی بولنا ہے تو سب زبردستی بولیں گے یہ ایوان کا یہ طریقہ کار نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ پھر آپ کا طریقہ کار عمل اور اخلاق ظاہر کرتا ہے کہ آپ میں کتنا احترام ہے اس بارے کا یہ تو آپ پر منحصر ہے۔ آپ یہاں عوام کے نمائندے بن کر یہاں آئے ہیں آپ پر بھی یہ لازم ہے جو مجھ پر لازم ہے ایسی بات نہیں ہے یہ دونوں کے لئے قواعد ہیں صرف میرے لئے نہیں آپ بھی ان کی پاسداری کریں۔

سردار عبدالرحمان کھٹیران: جناب آپ ہیڈ ماسٹر میں۔

جناب اسپیکر: سعید احمد ہاشمی۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر): جناب میں اس موشن کو اس حوالے سے اپوز کر تا ہوں کہ یہ پریوینج

And I would like to quote article 132 of our constitution

and article 132 کی سب کلاز تین پڑھتا ہوں۔

A provincial Minister may by writing by his hand addressed to the governor resign his office or may be removed by his office by the governor on advice of chief Minister.

اس میں جناب بالکل کلیئر ہے کہ

Minister can be removed.

I would all so like to quote of our Rules of Procedure

Conduct of Business اس میں کلاز 57 سب کلاز، 3.4

I would like to quote 3. The matter shall be as such as require to intervention of the Assembly. and 4. The question shall not reflect on the personal conduct of Governor.

تو اس سے واضح ہے جہاں تک کابینہ سے سبکدوشی سے اس میں اسمبلی کوئی مداخلت کی کوئی

ضرورت نہیں ہے۔ Nor we can do any thing about it as such یہ جناب

ایک ممبر کا پریوینج نہیں بنتا ہے نہ اس سے استحقاق اسمبلی کا مجروح ہوا ہے نہ ہی کسی ممبر کا ہوا ہے اور

ویسے بھی جیسے پچھلے دور میں سبکدوشیاں ہوتی رہی ہیں کابینہ سے مجھے اور جعفر خان کو تاج جمالی نے

رات کے دس بجے گیارہ بجے کابینہ سے نکال دیا تھا ہمیں ٹی وی پر خبر ملی ہم چپ کر کے کنارہ کش ہو گئے

اور اس کے بعد کسی صاحب کا دور آیا تھا اس میں بھی خان صاحب کو سبکدوش کیا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں

کہ یہ چیف منسٹر کی صوابدید ہے ہمارے چیف منسٹر سابق بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس بات کی تائید

کریں گے تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس پر آپ رولنگ دیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

ملک سرور خان کا کڑ (وزیر): میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ پریس نہیں کرنا چاہتے۔ آپ نے پیش کی سب کچھ کیا۔ پریس کیلئے تو تحریک

التواء ہوتی ہے Not pressed

ملک سرور خان کا کڑ: میں تحریک استحقاق پر پریس press نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ پریس نہیں کرنا چاہتے؟

ملک سرور خان کا کڑ: ہاں جی۔

جناب اسپیکر: تو پھر آپ نے پیش کیا۔۔۔۔۔ آپ نے سب کچھ کیا۔

(ایوان میں معزز اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب اسپیکر: نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر ہے میرا۔

جناب اسپیکر: جی جناب۔

سردار محمد اختر مینگل: جس طرح کہ ہاشمی صاحب نے یہاں پہ rules code کئے ہیں

اب رولز کے مطابق وہ منسٹر کیونٹیکیشن ہیں He is not minister law and

parliamentary affair۔ یہ جواب جو انہوں نے آج دیا ہے وہ منسٹر لاء اینڈ پارلیمانی منسٹر

سردار حفیظ لونی ہیں۔

جناب اسپیکر: I have allowed him.

سردار محمد اختر مینگل: منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اگر وہ موجود نہیں ہوتے وہ بھی ایک رولز کے تحت

شاہ صاحب اس رولز کو بھی دیکھیں ناں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب پلیز یہ آپ کا ہاؤس ہے آپ کے لوگ۔۔۔ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں

اور ہمارے متعلق رائے قائم کرتے ہیں ہمیں دیکھ کر ہماری باتوں کو دیکھ کر ہمارے کنڈیکٹ دیکھ کر اس
 ہاؤس میں لوگ اپنی رائے قائم کرتے ہیں ہم نے ایسی رائے قائم کروانی ہے تاکہ لوگ ہمیں شاباش
 کہیں ہماری تعریف کریں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں ہم عوام کیلئے کچھ کر رہے ہیں بڑی مہربانی آپ
 کی۔ میں نہایت ادب سے سب سے عرض کروں کہ مہربانی کر کے اس ہاؤس کے تقدس کو اس ہاؤس
 کی حرمت کو اس کی عزت کو بحال رکھنے دیجئے۔ بڑی مہربانی۔ میں ایک دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا
 میں آئرہیل ممبر ملک محمد سرور خان کا مشکور ہوں وہ خود اسپیکر بھی رہے ہیں اور پرانے پارلیمنٹیرین بھی
 ہیں شاید میں ان کو زیادہ کچھ نہ کہہ سکوں لیکن میں اتنا گزارش ضرور کروں گا کہ وہ ان قواعد کے خود
 رکھوالے رہے ہیں اور کنوڈین تھے اور ان کو علم ہے کہ وہ کسی بھی یعنی ہاؤس میں نوٹس تو آپ لا سکتے
 ہیں نوٹس دیکھ سکتے ہیں تقریر پڑھ نہیں سکتے یہ رول بالکل صاف ہے ۱۹۱ اس میں بالکل کیئر ہے۔ تو
 میں آپ کی تقریر کے حوالے سے سب ممبران سے عرض کرنا چاہوں گا کہ آئینہ جب بھی آپ بولیں
 تقریر نہ پڑھیں صرف بجٹ کے حوالے سے جیسے سردار عبدالرحمان نے کہا وہ علیحدہ بات ہے بجٹ پڑھا
 جاتا ہے یہ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں اور سمجھتے رہیں گے انشاء اللہ۔ تو ایک یہ تھا دوسرا یہ تھا
 کہ بہت ہی انہوں نے نہایت پڑھ پڑھا کر پندرہ بیس منٹ بول کر خود واپس لے رہے ہیں اپنی
 تحریک کو مگر جب بات آچکی ہے تو رولنگ دینی پڑے گی میری رولنگ بالکل واضح ہے۔ اس میں
 آئین واضح ہے ہماری قواعد بالکل واضح ہیں وزیر اعلیٰ کے مشورے پر گورنر کن ایک وزیر یا دس وزیر
 مقرر کرتا ہے یہ آئین کے آرٹیکل ۱۳۲ جو انہوں نے پڑھا اس کے تحت ہوتا ہے اور اسمبلی کی سفارش پر
 کوئی بھی وزیر مقرر نہیں ہوتا یہ چیف منسٹر کی سفارش پر گورنر مقرر کرتا ہے یہ اسمبلی کی نہیں لہذا اسمبلی کی
 میں سمجھتا ہوں کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ اور دوسرا اس میں بڑی واضح سی بات ہے ہمارے قواعد
 کے تحت اس صورت میں انکا استحقاق مجروح نہیں ہوا اور اسمبلی مداخلت نہیں کر سکتی لہذا میں اپنے قواعد
 کے تحت اس تحریک کو مسترد کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی شکر یہ جی۔ اگلا تحریک التوا نمبر ۳ سردار اختر مینگل
 اور اسلم گچی صاحب ہیں سردار مصطفیٰ ترین ہیں اور عبدالرحیم مندوخیل ہیں۔ کوئی ایک محرک پیش کرے

سردار محمد اختر مینگل: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۶ء کے تحت قاعدہ نمبر ۷۰ اور اے کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور ہنگامی نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔ تفتان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شہری کا قتل اور ایک زخمی ہونے کا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے پورے صوبے میں عوام ایف سی کے خلاف سراپا احتجاج ہیں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے آئے دن بلوچستان کے مختلف اضلاع میں ایف سی کے ہاتھوں انسانی جانیں اور املاک کو نقصان پہنچ رہا ہے اور صوبائی حکومت اس اہم مسئلے پر مسلسل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ تحریک یہ ہے کہ تاققان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شہری کا قتل اور ایک زخمی ہونے کا واقعہ رونما ہوا اس کی وجہ سے پورے صوبے میں عوام ایف سی کے خلاف سراپا احتجاج ہیں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے آئے دن بلوچستان کے مختلف اضلاع میں ایف سی کے ہاتھوں انسانی جانیں اور املاک کو نقصان پہنچ رہا ہے اور صوبائی حکومت اس اہم مسئلے پر مسلسل خاموشی اختیار کئے ہوئے۔ یہی باقی حضرات کی بھی یہی ہے سب کی مضمون ایک ہے تو اس پر میں محرک سے گزارش کروں گا کہ اس مسئلے میں آپ اس کی Admissibility پہ بات کرنا چاہوں تو کیجئے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب دو دن قبل تفتان میں ایف سی کے اہلکاروں کے ہاتھوں جو شخص شہید ہوا اور زخمی ہوا ہم اس بات سے بخوبی یہ ایوان نہ کہ یہ ایوان بلکہ بلوچستان کے تمام لوگ اس سے واقف ہیں نہ کہ اس واقعے سے آئے روز آئے دن جس جگہ پر ایف سی کی چیک پوسٹیں قائم ہیں یا جس علاقے میں ایف سی کو وہاں کے مجسٹریٹ نے کسی بھی لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن کو کنٹرول کرنے کیلئے اگر یہ اختیارات دیئے ہیں تو لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے کے بجائے مزید انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن پیدا کی ہے نہ کہ صرف تفتان میں جو بارڈر ایریا ہیں آپ کے مکران اور تربت میں بھی دیکھیں آئے دن شریف معزز شہریوں کو پکڑ کر گاڑیوں سے اتارا جاتا ہے اگر کوئی اس پر resist کریں تو

اس پر بندوبست مان لی جاتی ہیں اس کے علاوہ جناب اسپیکر چمن کے بارڈر پر دیکھیں میرے خیال میں گزشتہ دو تین مہینے میں جو واقعات ہوئے ہیں ایک بھری ہوئی بس پر فائر کیا گیا جس پر لوگ مارے گئے اسی طرح چاغی ڈسٹرکٹ میں چیک پوسٹ ہے آپکی جہاں پر چیف جسٹس آف بلوچستان جس کو روک کر اس کی بے عزتی کی گئی تھی ایک کیپٹن کے ہاتھوں وہ کیپٹن آج تک وہاں پر قائم ہے لیکن چیف جسٹس بلوچستان جو ہیں فارغ ہو گئے۔ اسی چیک پوسٹ پر ایک بس پر فائرنگ کر کے ایک آدمی کو مارا گیا اور کئی لوگوں کو زخمی کر دیا گیا یہ روز کا معمول بنا ہوا ہے اور وہ ادارے جو قانون کی رکھوالی کریں جنکی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کی رکھوالی کریں وہ ادارے جن کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ امن و امان قائم کریں وہ اس کے برعکس اٹنے کام کر رہے ہیں جس سے امن و امان خطرے میں پڑ رہا ہے لوگوں کی جان و مال محفوظ نہیں ہے۔ لوگوں کے گھروں میں گھس کر جب سے انکے anti-smuggling کی جو ذمہ داری دی گئی ہیں وہ تو پہلے سے شیر تھے اب بہر شیر بن گئے ہیں گھروں میں گھس کر چادر اور چار دیواری کا تقدس پاہمال کرتے ہوئے وہ لوگ نہ وہ اس چادر کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی اس چار دیواری کا وہ خیال رکھتے ہیں۔ جناب اسپیکر دو دن پہلے سو راب کا ایک واقعہ ہوا تھا جس کے سلسلے میں تحریک النساء ہم نے پیش کی اور جس کو بحث کیلئے کل کا دن آپ نے مقرر کیا ہے۔ ہم نے کمشنر سے بات کی لوگ جب ایف آئی آر کٹوانے کیلئے گئے جس کی تفصیل میں آپ کو کل بتاؤں گا وہاں کی ایڈمنسٹریشن صاف طور پر یہ جواب دیا کہ ایف سی کے ایک میجر کے خلاف ہم کوئی ایف آئی آر کاٹ نہیں سکیں گے لیکن اس واقع میں یہ فرق ہے کہ اس کرٹل کے خلاف ایف آئی آر بھی کٹ چکی ہے اب میں صوبائی حکومت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایف آئی آر چاک ہونے کے بعد انہوں نے اسکے خلاف کیا اقدامات کیئے ہیں؟ کیا کوئی ایکشن اسکے خلاف لیا ہے؟ اگر نہیں لیا تو اسکی وجوہات ہمیں بتائیں؟ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ باختیار ہیں ہماری لیویز کے جو ان جتنکے پاس صرف انکی بندوقوں میں پانچ رائونڈ سے زیادہ گولیاں نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ ان کے پاس پوری واہ فیکٹری کے ایمونیشن انکے پاس موجود ہیں لیکن صوبائی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے چاہے وہ کتنا بھی بااثر ہو۔ چاہے

اس ملک کا پرائم منسٹر ہو چاہے اس ملک کا پریذیڈنٹ ہو چاہے کوئی صوبے وزیر ہو جس وقت اسکے خلاف ایف آئی آر کاٹ دی گئی تو حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اسکے خلاف ایکشن لے۔ ایف آئی آر کو کٹے ہوئے آج دو دن ہو چکے ہیں اس کرٹل کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟ کچھ نہیں۔ ایک امام تھے جو مسجد میں مؤذن تھے وہ سوئے ہوئے تھے اور بد قسمتی یہ کہ جناب اسپیکر گناہ بھی کرتے ہیں ایف سی جو ان جن کو کہا جاتا ہے مگر اپنے گناہوں کو دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ورا ب کے واقعے میں بھی انہوں نے ایک من گھڑت ایک اسٹوری قائم کرنے کی کوشش کی تفتان کے واقعے میں بھی یہی انہوں نے جو اسٹیٹمنٹ ایف سی کی طرف سے جاری ہوا تھا کہ جی ایک کوئی افغان مہاجر تھا ان لوگوں سمگلروں کی گولیوں سے ہلاک ہو گیا ہے جو کسی چھت پہ سو یا ہوا تھا، ایک تو کہتے ہیں چوری اور دوسری سینہ زوری گھروں میں گھس کر لوگوں کو مارنا اور الزام بھی انہی پر ڈالنا۔ سوراب کے واقعے میں لوگوں کو مارا گیا کوئی اہکار نہ لیویز کا اہکار نہ ڈپٹی کمشنر نہ تحصیلدار گرفتار ہوا ہے لیکن ان کے جو رشتہ دار ہیں آج مستونگ کے جیل میں بند ہیں۔ تو جناب اسپیکر اسی حوالے سے ہم تحریک التواء لائے ہیں،

تھینک یو۔

جناب اسپیکر: بڑی مہربانی۔ مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ اختصار سے کام لیں۔ مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر صوبائی وزیر): جناب اسپیکر جہاں تک تحریک التواء تفتان کے حوالے سے گورنمنٹ کی طرف سے ہم اس کو مسترد نہیں کرتے ہیں۔ اور اس میں یہ گزارش ہے کہ سوراب کے حوالے سے پہلے دن ایک تحریک التواء آیا تھا اور وہ ایڈمٹ ہوئی ہے میرے خیال میں دونوں تحریک التواء ایک ہی نوعیت کے ہیں اس کے علاوہ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ بلوچستان بھر میں جو مسائل ہے یہاں عوام کے ساتھ مظالم اور زیادتیوں کا ذکر کیا گیا ہے تو میرے خیال میں دونوں پر ایک ہی دن بحث ہو تو بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر: آج کی جو تحریک التواء ہے اس کو قواعد کے تحت بحث کیلئے منظور کرتے ہوئے۔

میں۔ اور اس سے قبل سوراب کے حوالے سے جو تحریک منظور ہوئی ہے اس تحریک التواء اور اس تحریک التواء کو ایک ساتھ کلپ کرتا ہوں اور کل کا دن بحث کیلئے مقرر کرتا ہوں۔ زیرو آف آور پر کسی ساتھی کو بولنا ہے۔ جی سردار صاحب۔ زیرو آور

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر چیف منسٹر صاحب موجود نہیں ہے سینئر منسٹر صاحب موجود ہے پبلک سروس کمیشن کا مسئلہ ہے جہاں اسسٹنٹ کمشنر کے انٹرویوز ہوئے تھے اس مسئلے کا آج میں زیرو آور میں اٹھانا چاہوں گا یکم جون ۱۹۹۸ء میں (۲۵) آسامیوں کے لئے درخواستیں مانگی گئی اور ستمبر ۱۹۹۸ء میں تحریری ٹیسٹ منعقد ہوا تقریباً ۸۰۰ کے قریب اس میں امیدواروں نے اس میں حصہ لیا۔ اسی دوران پولیس میں مختلف حوالوں سے یہ افائیں چلی تھی کہ پبلک سروس کمیشن کے ایگزامینیشن میں باقاعدہ بااثر لوگوں نے اپنے اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے ناجائز طریقے استعمال کئے یہاں تک یہ اطلاع بھی پولیس کے ذریعے آئی کہ کچھ امیدواروں کو موبائل فون کے ذریعے ایگزامینیشن میں حصہ لیا پھر چیف سیکریٹری میرے خیال میں سینئر منسٹر صاحبان اور چیف منسٹر نے خود ایگزامینیشن ہال کا دورہ کیا اور اس بات کی تسلی کی کہ ایسا کوئی ذرائع استعمال نہیں ہوا ہے۔ جناب اسپیکر اس امتحان کا رزلٹ تقریباً ۲۹،۲۸ دسمبر کو جاری کئے گئے جس میں تقریباً ۱۳۳ کے قریب امیدوار کامیاب ظاہر کئے گئے جناب اسپیکر دسمبر ۱۹۹۸ء کے امتحان کے ان کے انٹرویو کال کئے گئے اس میں بھی لوگ کامیاب ہوئے لیکن آج تک وہ رزلٹ روک دیا گیا ہے اور اس کے بعد وہی پبلک سروس کمیشن کی پوسٹیں defer کر دی گئے ہیں پبلک سروس کمیشن کا موجودہ جو سیٹ اپ رکھا گیا ہے کہ وہ اس کی چھان بین کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس میں کوتاہیاں نہیں ہوئی ہے اگر واقعی حکومت سمجھتی ہے رزلٹ روکنے کی وجوہات اس میں کوتاہیاں ہیں تو وہ ممبران بشمول چیئرمین پبلک سروس کمیشن کے ہاتھوں سے کوتاہیاں ہوئے ہیں لیکن ان بورڈ کریٹوں کو پوسٹوں پر رکھا گیا ہے اگر انہوں نے ناجائز کی ہے تو پھر ان کو یہ پوسٹیں کیوں دی گئی ہیں۔ اگر انہوں نے ناجائز طریقے استعمال نہیں کئے ہیں تو پھر آج تک اس پبلک سروس کمیشن کے رزلٹ کو روکا کیوں گیا ہے۔ ہاں یہ بات ہمارے نالج میں آئی ہے کہ وہ

لوگ جو بااثر ہے جن کا تعلق کینٹ کے لوگوں سے ہیں یہاں ان کے نزدیک سے یا ان بیورو کریسی کے ساتھ ہے جو بیورو کریسی آج تک اس صوبے پر مسلط ہے ان کے لوگ ان کے رشتہ دار ان کے بھائی یا ان کے کزن اس امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکے تو اس وجہ سے یہ رزلٹ شاید روک دیا گیا ہے ورنہ کوئی اور وجوہات ہمیں نظر نہیں آتی کہ تقریباً ایک سال کا عرصہ ہونے والا ہے ابھی تک یہ رزلٹ روکے گئے ہیں تو میں سینئر صوبائی وزیر سے اس بات کی وضاحت چاہوں گا کہ یہ رزلٹ کیوں روکا گیا ہے۔ اور یہ رزلٹ کب announce ہوئے۔ شکر یہ

جناب اسپیکر: کسی اور صاحب نے بولنا ہے۔

میر محمد اسلم گجکی: جناب اسپیکر میں نے پہلے بھی اپنے حلقے کا مسئلہ زیر و آور میں اٹھایا لیکن وہاں مجھے کوئی مطمئن جواب نہیں گول مول جواب ملا آج میں اس کا دوبارہ ذکر کروں گا کہ سانحہ آواران ہوا تھا سانحے تو بہت ہوتے ہیں وہ ایک سانحہ تھا ایک ہسپتال کا مسئلہ تھا۔ میں نئے گذشتہ سیشن میں زیر و آور میں یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ ہسپتال کو دوبارہ وہاں کیوں نہیں بنایا جا رہا تو سینئر صوبائی وزیر نے بتایا کہ جس وقت سردار اختر وزیر تھے تو انہوں نے اس کو منسوخ کیا تھا۔ لیکن مذکورہ شخص نے یہاں فلور پرائیڈ کر کہا تھا کہ میں نے اس کو منسوخ نہیں کیا۔ لیکن اس کا جواب ابھی تک مجھے نہیں ملا میں یہ چاہتا ہوں کہ آیا ہسپتال کو drop ڈراپ کیا گیا ہے اس کی وضاحت چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی پرنس صاحب آپ بھی بولیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر میں نے پہلے بھی ایک دفعہ عرض کیا تھا ہر بوئی ریج ہے کوئی ۵۴ ہزار ایکڑ ہے اس کا علاقہ ہے اور اس کے درخت کاٹے جا رہے ہیں اور۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ تو ایک دفعہ پہلے بھی ڈسکس ہوا تھا اور اس پر کافی لمبی چوڑی بحث ہوئی تھی از بوئی اور زیارت پر۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر لیکن زیارت کیلئے بہت کچھ ہوا لیکن ہر بوئی کے لیے ایک روپیہ تک منظور نہیں ہوا بات یہ کہ ابھی امیر زمان صاحب آپ نے دیکھا میں اس کی مخالفت نہیں کرتا وہ بھی

ہمارا علاقہ ہے وہ ہمارے بھائی ہے اریکیشن میں ۷ اسکیم دیئے گئے لیکن ہر بوئی کیلئے ایک اسکیم بھی
 نہیں اور زیارت کے لئے دو کروڑ روپے اس وقت منظور ہوئے آپ وہاں آ کر دیکھے لوگ کتنی بے
 دردی سے اس کی لکڑی کاٹ رہے ہیں اور نہ وہاں پر کوئی روڑ ہے اور میرے خیال میں وہ اتنا بہترین
 گھر ہے میرے خیال میں آپ میں سے زیادہ لوگ last time لاسٹ ٹائم سردار عبدالرحمان
 کھپتران صاحب بھی میرے خیال میں وہاں گئے تھے۔ ان کو بھی دعوت دی گئی وہاں ڈو پلپمنٹ نام
 کی کوئی چیز نہیں وہ ایک پرانہ سا گھر ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ اس پر توجہ دے تو یہ بہت بڑا
 علاقہ ہے ہر بوئی کو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا علاقہ ہے لیکن وہ شیخزی سے شروع ہو کر انجیرہ
 تک ہے یہ سارا علاقہ ہر بوئی کہلاتا ہے اور اس میں صنوبر کے درخت ہے یہ بڑے نایاب درخت ہے
 جو سال میں میرے خیل میں کوئی ایک انچ یا ڈیڑھ انچ بڑھتا ہے تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں گورنمنٹ
 سے کہ یہ بلوچستان کا ایک سرمایہ ہے بلکہ یہ پاکستان کا ایک سرمایہ ہے یہ اپنے نوعیت کے صنوبر
 میرے خیال میں دنیا میں دو تین جنگل ہے ایک نارٹھ امریکا میں دوسرا یہی اور تیسرا میرے خیال میں
 جاپان میں ہے۔ جناب اگر آپ اس کی ہسٹری دیکھے یہ انجیرہ سے شروع ہوتا ہے all the way
 زیارت تک جاتا ہے تو اگر کبھی وہاں جا کر دیکھے نظر دوڑائے اٹلے ہاتھ پر پہاڑوں پر آپ کو ایک ایک
 دانہ یہ درخت ملیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا ڈسٹینس وہاں ہوا ہے تو ہم گورنمنٹ سے درخواست
 کرتے ہیں کہ اگر مہربانی کر کے اس کو زیارت کی طرح ہر بوئی ڈو پلپمنٹ قرار دیا جائے سینئر منسٹر
 صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ یہ سرمایہ ختم نہ ہو اور بیچ جائے اور اس میں ج ٹوریزم کے شعبے میں
 بلوچستان کو کافی فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر میرے حلقے کا مسئلہ ہے خوراک کا اس سے پہلے بھی میں نے اس
 فلور پر کہا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ یہ مسئلہ میں حل کرونگا جناب اسپیکر آپ
 کو معلوم اور آپ بھی اس علاقے کے رہنے والے ہیں ج اس دفعہ علاقے میں قحط سالی اتنا ہے کہ کوئی
 بھی فصل نہیں ہوا گندم کی فصل تو نہ ہو نیل کے برابر ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ دوسرے تمام ڈسٹرکٹ کے کوٹہ

ہے گندم کا لیکن ہمارے مجھے تحصیل اور حاجی شہر تحصیل کا آج تک کوئی مقرر نہیں ہوا اسپیکر صاحب میرے حلقے کے لوگوں کو یہ مسئلہ درپیش ہے لوگ ہمیشہ مجھ سے گندم کے کوٹہ کے بارے میں پوچھتے ہیں چار ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ مسئلہ جوں کا توں ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی کب بند ہوا۔

میر محمد عاصم کرو: جناب اسپیکر ان کے لئے مقرر کوئی تھا ہی نہیں یہاں کے لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چل رہے تھے جب فصلات ہوتے تھے مگر اس مرتبہ بارشیں نہیں ہوئی جس کی وجہ سے گندم کی فصل نہ ہونے کے برابر ہے۔ جناب اسپیکر چیف منسٹر صاحب گندم کا کوئی دیا جائے خشک سالی ہے لوگوں کو گندم گھر پر ملے۔

جناب اسپیکر: مولانا امیر زمان سینئر منسٹر۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): جناب اسپیکر صاحب جہاں تک پبلک سروس کمیشن کا مسئلہ ہے جیسے اختر صاحب نے کہا تھا کہ جس وقت وہاں پر امتحان ہو رہے تھے تو ہم گئے تھے میرے خیال میں اگر یہ بات ہم نہ کہیں بھی تو دنیا کو معلوم ہے کہ جو کہا گیا کہ موبائل پر کچھ ہو رہے تھے اور وہاں پر سب کچھ ہو رہے تھے یہ کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے بہر حال جو کچھ ہونے والا تھا وہ تو ہو گیا ابھی اس جو وقت جو پبلک سروس کمیشن کے جو لوگ ہے وہ میرے خیال میں غیر جانبدار ہے سب ساتھی جانتے ہیں یہ مسئلہ اس وقت فائل پر ہے وہ فائل ایس اینڈ جے اے ڈی تک پہنچ گئے پچھلے دنوں وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اگر سی ایم صاحب سے بات ہو جائے اور اس بارے میں میں نے سی ایم سے بات کی اس نے مجھے کہا تھا کہ یہ فائل میں منگوا دوں گا انشاء اللہ یہ میں کر دوں گا اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر اس میں کوئی ہیرا پھیری ہے تو ہم نکال دینگے اس حوالے سے چونکہ کل سی ایم صاحب خود موجود ہونگے میری جو معلومات ہے وہ یہ ہے کہ فائل ایس اینڈ جے اے ڈی تک پہنچ گیا ہے۔ سی ایم نے کہا کہ میں منگوا دوں گا اور کسی کے ساتھ انشاء اللہ نا انصافی نہیں ہوگی یہ اس کے الفاظ ہے اور جہاں تک ہسپتال اور ان کی بات ہے اس دفعہ میں خود وہاں گیا تھا اور اس علاقے کا میں نے دورہ کیا اور وہ

علاقہ بھی میں نے دیکھ لیا اور وہاں پر جو پہلے فریقین کے درمیان کچھ مسئلہ ہوا تھا وہ مسئلہ بھی حل ہوا ہے
 آپس میں ایگریمنٹ بھی کیا ہوا ہے اور ایک جگہ کا باقاعدہ انہوں نے تعین کیا ہے کہ اس جگہ پر ہسپتال
 بنایا جائے تو میرے ساتھ وڈریہ صاحب خود موجود تھے وہاں پر ہم نے ڈی سی کو کہہ دیا کہ ایگریمنٹ
 وغیرہ سب کچھ تیار کر کے بھجوادیا ہسپتال انشاء اللہ اس جگہ پر ہم بنوادینگے یعنی اس میں کوئی وہ نہیں ہوگا۔
 اور ڈی سی کی ذمہ داری ہم نے لگا دی۔ ڈی سی اسے ہوا کے ہفتے میں بھیجے گا کتنے دنوں میں بھیجتے ہیں
 محترم سے میری گزارش ہے کہ چونکہ اسی حلقے سے تعلق رکھتے ہیں جتنی جلدی ہو ایگریمنٹ وغیرہ
 بھجوائیں۔ انشاء اللہ اس پر کاروائی ہوگی جہاں تک محترم نے ہر بوئی جنگلات کی بات کی اور انہوں نے
 یہ گزارش کی کہ جس طرح زیارت میں ترقیاتی حوالے سے کام چل رہا ہے اس طرح میرے خیال میں
 اختر صاحب کو خود معلوم ہے اور وہ وزیر اعلیٰ رہے ہیں وہاں کیلئے پیسے مرکز دے رہا ہے اس سال
 ہمارے بجٹ میں زیارت کیلئے کوئی پیسے نہیں ہے اور گزشتہ سال محض یک یاد ہے کہ ایک کروڑ روپے
 ہمارے بجٹ میں رکھے تھے اور باقی پیسے مرکزی حکومت نے دینے تھے تو یہ کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ
 کیس اسی حوالے سے ہم Take up کر دینگے اور چلائیں گے جنگلات کے تحفظ کے حوالے سے
 میرے خیال میں اے ڈی پی میں بھی ایک اسکیم ہے کہ اس کے حوالے سے پھر ہر بوئی کے مشکلات
 ہے اس کو ہم دور کر دینگے اور اصل میں اس مشکلات کو دور کرنے کی بنیادی بات ہے وہ گیس سے دور
 ہو سکتا ہے گیس کے علاوہ میرے خیال میں اس کو دور ہونے کا کوئی امکان نہیں اور اس حوالے سے بھی
 پچھلے دنوں ایم ڈی گیس آئے تھے اور وہاں پر گیا انہوں نے تو یقین دہانی کی کہ ہم جلدی یہاں تک
 گیس پہنچا دینگے اور اس جنگلات کو بچاینگے چونکہ ایشیاء کے بڑے جنگلات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ
 اصل اس جنگلات کے تحفظ لے لئے بنیادی طور پر گیس کے بغیر اس کا تحفظ نہیں ہو سکتا جہاں تک
 ترقیات کے حوالے سے ہیں وہ اسکیم جو اس وقت تھا ایک کروڑ ہمارے پی ایس ڈی پی میں اور باقی
 مرکز نے دینے تھے اس کی ہم دوبارہ شاید Take up کر لیں بولان کے حوالے سے گندم کے
 کونے کی بات کہ وہاں پر گندم نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی وہ مجھے یاد نہیں ہے

شاید یہاں پر کیا گیا تھا جٹ کے دوران آپ کو یاد ہوگا صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ یہ گندم پر جو سبسڈی ہے وہ سبسڈی بجائے عوام کے ایک دو تین افراد کے جیب میں جا رہے ہیں لہذا اس کو بچانے کے لئے سبسڈی باقاعدہ طور پر صوبائی حکومت نے ختم کر دی جب سبسڈی ختم ہوگئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گندم اوپن ہو گئے اب جو مشکلات بولان میں ہے وہ مشکلات قلات میں بھی ہے خضدار میں بھی ہے وہ چمن میں بھی ہر جگہ میں ہے یہ مشکل ایسا نہیں ہے کہ ایک علاقے کے لئے کوئلہ مل رہا ہے اور دوسرے کے لئے نہیں مل رہا ہے یہ تھرو آؤٹ بلوچستان صرف ضرورت کے لئے جیسے پچھلے دنوں یہاں منسٹر نوڈ نے وضاحت کی کہ ایک ضرورت کے لئے ہم نے یہاں رکھے ہیں کہ خذ انخواستہ ایک دم جو ریٹ ہے وہ بازار میں اوپر چڑھ جائے تو ہم کچھ گندم لوگوں کو دیدیتے تاکہ وہ ریٹ کو کم کرے یا کوئی ایسی شکل آجائے اب دوبارہ اس حوالے سے ایک دوسری کمیٹی بنی ہے سبسڈی بحال کرنے کیلئے کہ اس کو دیکھے اور اس پر غور کرے کل میرے خیال میں ایک قرارداد بھی آ رہا ہے اس پر صوبائی حکومت نے پہلے سے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے کہ وہ باقاعدہ دیکھ لیں کہ اس وقت جو عوام کے مشکلات ہے وہ ہمارے دیکھ لیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے سبسڈی پر از سر نو دوبارہ غور کرے کہ کیا اس کو اگر ہم بحال کرے تو پھر ان پیسوں کو بچانے کے لئے کیا طریقہ کار ہوگا کہ آیا وہ پیسے ایک آدمی کے جیب میں جائے بلکہ اس کا فائدہ عوام کو پہنچے تو اس حوالے سے صوبائی حکومت کی کمیٹی نے رپورٹ بھی مرتب کی ہے اور صوبائی حکومت کو بھیج دیا ہے جب بھی کینٹ کا اجلاس ہو اس میں زیر غور لائینگے۔

جب سبسڈی بحال ہوگی تو جس ضلع ڈویرن کے جتنا کوڑہ ہے وہ انشاء اللہ ملے گا۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی بہت بہت مہربانی۔

میر محمد اسلم گچھی: یہ آج جام اکبر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ پرانے ہمارے سوالات ہے ان کی طرف سے وہ منسٹر صاحبان بھی کہہ رہے ہیں کہ جب تک وہ خود موجود نہیں ہونگے ہمارے سوالات ڈیفر ہونگے کیا آپ کل کے لئے ہمارے سوالات یعنی بنا لینگے کہ وہ کل موجود رہینگے۔

جام محمد اکبر (وزیر): ہاں کل جواب دیدینگے۔

جناب اسپیکر: اس نے کہہ دیا کہ کل جواب دیدینگے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ آج تک اس نے کوئی جواب نہیں دیا ہے ریکارڈ آپ اٹھا کر دیکھئے۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

وزیر متعلقہ مسودہ قانون پیش کریں

سردار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان امتناع ولور کا (تریمی) مسودہ قانون نمبر ۲۴ صدر ۱۹۹۹ پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۲۴ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا پڑھیے جی ۲۵ نمبر مسودہ قانون۔

سردار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان اسپیش آرٹیکلز (پرائس کنٹرول) وائٹنی ہوڈنگ) کا (تریمی) مسودہ قانون نمبر ۲۵ صدر ۱۹۹۹ پیش کرتا ہوں۔

پرنس موسی جان: I want point of order sir.

جناب اسپیکر: -yes please.

پرنس موسی جان: بہت انسوس سے کہتا پڑتا ہے ہے کہ سروہ ہمارے وزیر قانون صاحب ہے جب وہ یہ لفظ پورے طریقے سے نہیں کہہ سکتے سر کم از کم وہ پہلے پڑھ کے آجایا کریں سر میں سمجھتا ہوں اگر یہ چارج ہاشم صاحب کو دیا جائے better handle it تو وزیر قانون صاحب جب وہ جانتے

ہی نہیں وہ لفظ کا مطلب ہی کیا ہے۔ سر بادشاہ ہے بس I thank take it over.

جناب اسپیکر: please تشریف رکھیں۔ مسودہ قانون نمبر ۲۵ پیش ہوا۔ اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی اگلا پڑھیے جی مسودہ قانون نمبر ۲۶۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر سردار اختر والے چلے گئے میں ایک وضاحت لے رہا تھا سر جب بجٹ پیش ہو رہا تھا جناب اسپیکر صاحب

مولانا امیر زمان نے مجھے یہ کہا ابھی پتہ نہیں ہے اس میں میں تھا یا نہیں تھا۔

سردار محمد اختر مینگل: اسپیکر صاحب وہ چیف منسٹر کب سے بنے ہیں یا چیف منسٹر کے امیدوار ہیں وہ چیف منسٹر کے کرسی پر کیسے بیٹھے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): سردنیا امید پر قائم ہے۔ (شور)

جناب اسپیکر: آپ اپنے سیٹ سے بول سکتے ہیں دوسرے کے سیٹ سے نہیں بول سکتے اپنے سیٹ سے بولنے گا آپ دوسرے کی جگہ سے نہیں بول سکتے کیونکہ ریکارڈ ہوتا ہے وہ آپ کی سیٹ سے ریکارڈ ہوگا اور آپ بولنے گا۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): اجازت ہے اسپیکر صاحب سر یہ جو بجٹ پیش ہو رہا تھا تو جب وزیر خزانہ بجٹ پیش کر رہے تھے جب انہوں نے فیکر پڑھنے شروع کئے مثال ہے ہیلتھ کے سیکٹر اتنے ارب اتنے کروڑ یا لوکل گورنمنٹ کے اتنے ارب اتنے کروڑ تو ہمارا ایک ساتھی بیٹھا تھا آپ ایک ریکارڈ ہوگا وہ کہتا ہے بر۔ یہ امیر زمان نے مجھے سنایا سر وہ ریکارڈ نکلوا میں یہ ہم لوگوں کو تنگ کر رہا ہے پتہ نہیں وہ کون ہے جس نے یہ کیا ہے یہ kindly ریکارڈ نکلوائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی آئینہ ممبر ہی ہوگا اور کون ہوگا۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں وہ ریکارڈ میں آنا چاہیے سر۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر وہ پورے دو بجٹ آپ سنے ہو گئے۔

جناب اسپیکر: please تشریف رکھیں جی بیٹھے جی آگے چلے ہو گیا جی۔

مولانا امیر زمان: یہ دو تو آدمی ہو سکتے ہیں یا کوئی نیا آدمی ہو سکتا ہے جو پہلے اسمبلی ممبر نہیں رہے ہیں یا کوئی سابق وزیر اعلیٰ ہوگا جس کو افسوس ہوگا کہ اتنے پیسے آرہے ہیں یہ مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: let be serious please.

سردار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان قومی رضا کارز کا (تریمی) مسودہ

قانون نمبر ۲۶ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۲۶ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا پڑھیے جی۔
۲۷ نمبر مسودہ قانون۔

سر دار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان پولیس کا (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر
۲۷ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۲۷ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا پڑھیے جی۔
۲۸ نمبر۔

سر دار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان (ایئر جنسی ایڈمنسٹریشن) کا
(ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۲۸ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۲۸ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا پڑھیے جی۔
مسودہ قانون نمبر ۲۸ جی۔

سر دار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان ٹریبونلز انکوائری کا (ترمیمی) مسودہ
قانون نمبر ۲۹ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۲۹ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ آگے پڑھئے
جناب۔

سر دار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں سرحدی سفاکانہ ظلم و زیادتی کا (ترمیمی) مسودہ
قانون نمبر ۳۰ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۳۰ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ ۳۱ نمبر پڑھئے
جی۔

سر دار عبدالحفیظ لونی (وزیر قانون): میں بلوچستان فرنیچر کراسنگ کا (ترمیمی) مسودہ
قانون نمبر ۳۱ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون نمبر ۳۱ پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی۔ on

سردار محمد اختر مینگل: آپ کی بلوچستان اسمبلی ایک روز کے مطابق بھی جو کمیٹیاں جن کے ممبران کمپلیٹ نہیں ہیں اسٹینڈنگ کمیٹیوں کی جن کی ابھی تک الیکشن نہیں ہوئے vacant پڑی ہوئی ہے ہونا تو یہ تھا جس دن سے vacant ہوئی ہیں اسمبلی کے سیشن سے پہلے باقاعدہ ان کی نمائندگی دے دیتے لیکن میرے خیال اس کے تین اجلاس گزر چکے ہیں اگر میں غلط نہ ہوں تین اجلاس گزر چکے ہیں لیکن نہ ان کے انتخابات ہو رہے ہیں نہ ہی ان کی سلیکشن ہو رہی ہے یا تو لیڈر آف دی ہاؤس ہمارے ساتھ اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کے یا کوئی اپنا نمائندہ ہمارے ساتھ بیٹھائیں، سیشن میں یہ ہوا تھا کہ جی بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں گے لیکن یہ بھی روز کی violation ہو رہی ہے جو ابھی تک طے نہیں ہوا تو kindly اس کو حل کرادیں۔

جناب اسپیکر: بالکل درست ہے اس بارے میں جیسا آپ نے فرمایا ہے ٹھیک ہے ایک میں تو وہ خود تھے وزیر اعلیٰ صاحب وہ ہماری جو اس کی کمیٹی تھی یہ غالباً اسپیکر کی جو ہے۔
مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): آپ کس کمیٹی کی بات کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتا ہوں میرا کام ہے میں دیکھ لوں گا بتا دوں گا آپ کو ٹھیک ہے اس کو میں کر لوں گا سردار صاحب میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی بلکہ کل بھی بات کی میں نے اس کے بارے میں کہ ہمارے کمیٹیوں کے کچھ لوگ رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ جی ہم کر لیں گے تو انشاء اللہ میں آپ کو یقین دلاؤں گا ہوں کہ اس اجلاس میں ہی کوشش یہ کروں گا کہ وہ دونوں ممبران میں دے دوں۔ اب اسمبلی کی کارروائی کل مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء بوقت تین بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی پانچ بجے دس منٹ پر مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء بوقت ۰۰-۳ بجے تک

کے لئے ملتوی ہوگئی)